سوال

خاوند کی اطاعت کو کتنی اہمیت حاصل ہے، کیا خاوند کی اطاعت عورت کے بہنوں اطاعت سے زیادہ اہم ہے ؟ بیوی کی اطاعت کس پر واجب ہوتی ہے، اور کیا خاوند کی اطاعت میرے والدین اور بہنوں کی اطاعت سے زیادہ اہم ہے ؟

جواب

الحمد للہ

کتاب وسنت کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی پر بہت زیادہ حق حاصل ہے، اور بیوی کو خاوند کی اطاعت کرنے اور خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیا گیا ہے، بیوی کو اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے بھی اپنے خاوند کو مقدم رکھنے کا حکم ہے، بلکہ خاوند تو بیوی کی جنت اور جہنم ہے، ان دلائل میں درج ذیل فرمان باری تعالی شامل ہے :

مرد عورتوں پر نگران وحکمران ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے، اور وہ خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے گھر میں کسی کو (آنے کی) اجازت نہ دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4899).

علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیقا رقمطراز ہیں :

" جب عورت پر قضائے شہوت میں اپنی خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے کہ وہ خاوند کی شہوت پوری کرے تو پھر بالاولی یہ واجب ہے کہ اس سے بھی اہم چیز یعنی خاوند کی اولاد کی تربیت میں خاوند کی اطاعت کرے، اور اپنے گھر کی اصلاح میں خاوند کی بات مانے، اور اسطرح دوسرے حقوق اور واجبات میں بھی خاوند کی اطاعت کرے " انتہی

ماخوذ از : آداب الزفاف (282).

ابن حبان نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو اسے کہا جائیگا : تم جنت کے جس دروازے سے بھی چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (660) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے بیان کیا ہے کہ جب معاذ رضی اللہ تعالی عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

معاذ یہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا : میں جب شام گیا تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے پادریوں اور بشپ کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل میں آیا کہ ہمیں تو ایسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرنا چاہیے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم ایسا مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے پروردگار کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کر دے، اگر خاوند اسے بلائے اور بیوی پالان پر بھی ہو تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1853) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے

القتب : کا معنی اونٹ پر رکھا جانے والا چھوٹا سا پالان ہے

مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حصین بن محصن سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی ضرورت کے تحت گئی جب اپنے کام اور ضرورت سے فارغ ہوئیں تو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا :

کیا تمہارا خاوند ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا : جی ہاں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم اس کے لیے کیسی ہو ؟

تو انہوں نے عرض کیا : میں اس کے حق میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کرتی، مگر یہ کہ میں اس سے عاجز آ جاؤں اور نہ کر سکوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم خیال کرو کہ تم اپنے خاوند کے متعلق کہاں ہو، کیونکہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (19025) امام منذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (1933) میں اسے جید کہا ہے

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : بیوی اگر خاوند کا حق ادا کرتی ہے تو خاوند بیوی کے جنت میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اور اگر خاوند کے حقوق میں کوتاہی کریگی تو خاوند اس کے لیے آگ میں جانے کا سبب ہوگا

جب خاوند کی اطاعت والدین کی اطاعت سے معارض ہو تو اس صورت میں خاوند کی اطاعت مقدم ہوگی، امام احمد رحمہ اللہ نے ایسی عورت جس کی والدہ بیمار تھی کے متعلق کہا :

اس پر ماں کی بجائے اپنے خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہے، لیکن اگر خاوند اسے اجازت دیتا ہے تو پھر نہیں "

دیکھیں : منتھی الارادات (47/3).

اورالانصاف میں مذکور ہے کہ :

"خاوند سے علیحدہ ہونے میں عورت پراپنے والدین کی اطاعت لازم نہیں ، اورنہ ہی ملاقات وغیرہ ، بلکہ خاوندکی اطاعت زیادہ حق رکھتی ہے "

دیکھیں : الانصاف (362/8) .

اس سلسلہ میں مستدرک حاکم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایک حدیث بھی مروی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

عورت کےلیے لوگوں میں حق کے اعتبار سے کون زیادہ حقدار ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی والدہ"

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے علامہ البانی رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب (1212) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اورامام منذری رحمہ اللہ نے بھی

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

43123